

آئے دن مارشل لاہ ریگولیشن نافذ کر رہی ہے اگرچہ ہے تو تمام غیر شرعی قوانین ناجائز رسم و رواج اور ان صریح منکرات کو بھی یکجہت روک سکتی ہے، مگر اس کے لئے اہم ضرورت مومنانہ جرات بلند حوصلہ اور مضبوط قوت عمل کی ہے۔ کاغذی سطح پر بیانات سے نظریاتی سرحدات کی حفاظت مشکل ہے۔ تبلیغ و تلقین بجائے خود کتنی بھی اہم اور قابل تعریف کیوں نہ ہو مگر صرف اسی پر اکتفا کرنا بے بسوں کا کام ہے، قوت اور اقتدار رکھنے والے اور بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ جان بلب مریض کو لبا چوڑا نسخہ بتلانے کے علاوہ علاج معاملہ اور کڑوی سے کڑوی دوا پلانے کی بھی ضرورت ہے۔ جب مرض معلوم ہے اور دوا بھی ایسی موجود ہے جو اکیسریات ہے تو آئیے اور مومنانہ عزم بہت کے ساتھ یہ دوا قوم کے گلے میں اتار دیجئے۔ اگر صدر صاحب نے عملاً ایسا کیا تو پوری قوم ان کی اس سیجائی کو یاد رکھے گی، اس ملک کو آئے دن کے عطائی حکیموں سے بچانا اور حالت نزع سے نکالنا اگر مقصود ہے تو دینی اقدار اور تعلیمات نبویہ اجاگر کرنے کیلئے عملی اقدامات کی فوری ضرورت ہے۔

یہاں ایک اہم اور نازک فریضہ علماء حق کا بھی ہے، ان کا مقام اور مرتبہ اس بات کا متقاضی ہے کہ وہ امر بالمعروف دینی اقدار کے فروغ اور بحالی کے لئے جدوجہد اور منکرات و قبائح پر نفرین سے کسی بھی لحظہ دریغ نہ کریں، مارشل لاہ ہو یا عوامی حکومت صدارتی نظام ہو یا پارلیمانی نظام انہیں ہر حال میں کتاب و سنت کی حاکمیت اور غیر شرعی امور کی قلع قمع کے لئے برسرِ پیکار رہنا ہے۔ اگر حالات کی نزاکت اور وقت سے مصلحت سے ان کے قدم ذرا بھی ڈگمگائیں تو ان کی حیثیت وراثتِ نبوت کی نہیں، بلکہ بدترین خلاف ہوگی، ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے علماء کرام اپنے فریضہ سے غافل نہیں ہیں لیکن حالات کی نزاکت زیادہ جوش اور دلولہ، انفرادی اور جماعتی سطح پر زیادہ عذبیہ عمل اور جانفشانی کا تقاضا کر رہی ہے، اور اصلاح احوال کیلئے سیاسی بنیادوں سے زیادہ خاص دینی و فکری بنیادوں پر کام کی ضرورت ہے۔

اس وقت دنیا کے مسلمان عید میلاد النبی منارہے ہیں، اگر حضور بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی نبوت و رسالت کا کوئی بھی واضح یا مبہم دعویٰ تسلیم کرنے کیلئے ہم قطعاً تیار نہیں ہیں جیسا کہ ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے، تو اس طرح ہم خود بخود قیامت تک حضور کی تعلیمات مقدسہ اور سیرت مطہرہ کی اہمیت اور ضرورت پر بھی ہر گالیبتے ہیں حضور کے بعد ہر مدعی نبوت کذاب اور دجال ہے تو اس سے یہ لازم ہو جاتا ہے کہ آج کی پر ظلمت دنیا کی روشنی اور ہدایت بھی حضور اقدس کے

قول و عمل اور اخلاق و کردار سب سے بہتر ہو سکتی ہے، جسے ہم سیرت کا نام دیتے ہیں۔ مگر کیا یہ حق صرف دو چار دن کے جلسے جلسوں، چراغاں اور آرائشی دروازوں سے ادا ہو جاتا ہے، انشورس کہ عمل اور کردار سے ہماری قوموں کی طرح مسلمان بھی صرف ان ظاہری اور رسمی رسومات میں اپنے لئے سامان تسکین ڈھونڈ رہے ہیں۔ حضورؐ کی اصل یا قدیم ہی تھی کہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ ہر عمل اور ہر سانس سیرت کا عمل نمونہ بن جاتا۔ اگر ایسا نہیں ہوتا تو ہزار بار ہم اپنی آبادیوں کی ہر اینٹ کو چراغاں سے روشن کیوں نہ کر دیں ہمارے قلوب سیاہ اور عمل و کردار کی دنیا اجڑی رہے گی۔ اس وقت جبکہ جاہلیت کا عفریت عالمی پیمانہ پر پوری انسانیت کو کھڑپ کرنا چاہتا ہے، دنیا تباہی کے دہانہ پر کھڑی ہے۔ انسانی قدریں پامال ہو کر اس کی جگہ حیوانی اقدار لے رہی ہیں۔ پوری انسانیت خدا فراموشی، وحشت اور بربریت کے پنجہ میں ہے، اور نتیجہ بھی عالمی پیمانہ پر ظلم و استبداد، بے چینی اور اضطراب کی صورت میں ہمارے سامنے آ رہا ہے، ایسے وقت میں حضورؐ کی سیرت مظہرہ معلوم کرنے، اس پر عمل پیرا ہونے اور دنیا کے سامنے اس کا عملی نمونہ بن کر دعوت دینے، الغرض اسے چاند کی روشنی، سورج کی تپش، دریاؤں کی سخاوت اور ہواؤں کی روانی سے زیادہ عام کرنے کی جتنی ضرورت ہے۔ اس سے قبل تاریخ کے کسی دور میں بھی اتنی نہ رہی ہوگی۔ ظلمتوں میں ڈوبی ہوئی یہ دنیا حضورؐ کی روشن اور بے داغ زندگی ہر لحاظ سے کامل اور جامع اسوۂ حسنہ اور فطرت سے ہمکنار تعلیمات ہی کے ذریعہ روشنیوں سے جگمگا سکتی ہے۔ ہمارے مرض کا علاج سیرت نبویؐ میں ہے۔ اور ہماری دین و دنیا کی سرخروئی کا راز حضورؐ کی اتباع اور پیروی سے وابستہ ہے۔ اگر ہمیں امن و سلامتی سے مالا مال حیات، جاوداں درکار ہے تو آئیے نئے دلوں، نئے عزم اور نئے جوش ایمانی سے سرشار ہو کر اس رحمت کائنات علیہ السلام کی طرف پلٹ جائیں جس نے غبارِ راہ کو فروغ وادی سینا عطا فرمایا۔ مظلوم و مقہور انسانیت کو ہم دوش ثریا کر دیا۔ اور مخلوق کی بندگی اور پرستش جیسی ذلتوں سے اٹھا کر ایک خالق حقیقی کی بندگی کے طریقے بتلا دئے، اور ہمارے لئے حق و باطل کے درمیان ایک ایسی سرحد کھڑی کر دی جسے قیامت تک کوئی دجال اور کذاب بھانڈ نہیں سکے گا۔

بمصدقی برسان خویش را کہ دین ہمہ دست اگر بہ آوند رسیدی تمام بولہبی است
حق و صداقت کے اس آخری پیغمبر، ابدی صداقتوں کے امین، کائنات کی آبرو اور عالم کی جان پر لاکھ لاکھ صلوة و سلام ہو۔

محمد عربیؐ کہ آبرو دئے ہر دوسرا است کہے کہ خاک درت نیست خاک بر سر او
واللہ یقول الحق وھو یسدی السبیل۔